رسائل ومسائل

طواف اور سعی کے لیے وضو کی شرط

سوال: کیا طوافِ کعبہ اور سعی بین الصفا والمروہ کے لیے وضو ضروری ہے؟ اگر ہاں تو جس شخص کا وضو اس دوران ٹوٹ جائے وہ کیا کرے؟ کیا وضو کے بعد طواف یا سعی کو وہ ازسرِنو دہرائے گا یا جتنا کرچکا ہے اس کے آگے مکمل کرے گا؟

جواب: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

الطَّوَافُ حَوْلَ الْبَيْتِ مِثْلُ الصَّلَاةِ اِلَّا اَنَّكُمْ تَتَكَلَّمُوْنَ فِيْهِ (ترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی الکلام فی الطواف، ۹۶۰، دارمی: ۴۴/۲، ابن خزیمہ: ۲۷۳۹) خانہ کعبہ کے گرد طواف نماز کی طرح ہے۔ سوائے اس کے کہ اس میں بات چیت کی اجازت ہے۔

اُم المومنین حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا، پھر بیت اللہ کا طواف کیا۔ (بخاری، کتاب الحج، باب الطّواف علی الوضوء: ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، مسلم: ۱۲۳۵)

حجۃ الوداع کے دوران حضرت عائشہؓ کو حیض آگیا۔ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اب کیا کریں؟ آپؐ نے فرمایا:

اِفْعَلِیْ مَا یَفْعَلُ الْحَاجُّ غَیْرَ اَنْ لَّا تَطُوْفِیْ بِالْبَیْتِ حَتّٰی تَطْهُرِیْ (بخاری: ۱۶۵۰، مسلم: ۱۲۱۱) ہر وہ کام کرو جو حاجی کرتا ہے۔ بس بیت اللہ کا طواف نہ کرو، جب تک پاک نہ ہوجاؤ۔

مذکورہ احادیث کی بنا پر ائمہ وفقہا طواف کے لیے وضو کو ضروری قرار دیتے ہیں، لیکن اس کے حکم کے بارے میں ان کے درمیان اختلاف ہے۔ مالکیہ، شوافع اور حنابلہ وضو کو طواف کے

ماہنامہ عالمی تر

لیے شرط قرار دیتے ہیں، یعنی ان کے نزدیک بغیر وضو کے طواف نہیں ہوگا۔ احناف کے نزدیک طواف کے لیے وضو واجب ہے، یعنی اگر کوئی شخص بغیر وضو کے طواف کرلے تو اس کا طواف تو ہوجائے گا، لیکن واجب چھوٹ جانے کی وجہ سے یا تو وہ باوضو ہوکر طواف دہرائے گا یا بہ طور کفارہ ایک جانور قربان کرے۔

اگر دورانِ طواف کسی شخص کا وضو ٹوٹ جائے تو احناف اور شوافع کے نزدیک وہ جاکر وضو کرے اور جتنے چکر باقی رہ گئے ہیں انھیں پورا کرلے۔ ازسرنو طواف کو دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ امام مالکؒ سے اس سلسلے میں دونوں طرح کے اقوال مروی ہیں۔ حنابلہ کے نزدیک اگر اس نے جان بوجھ کر وضو توڑا ہے تو دوبارہ وضو کرکے ازسرنو طواف کرے اور اگر بے اختیار وضو ٹوٹ گیا ہے تو اس سلسلے میں دونوں طرح کے اقوال ہیں۔

کوئی شخص، چاہے حج کرے یا عمرہ، اسے طواف کے ساتھ صفا و مروہ کے درمیان سعی بھی کرنی ہوتی ہے۔ اس لیے علما نے لکھا ہے کہ طواف کے ساتھ سعی بھی باوضو ہوکر کرنا چاہیے، لیکن اوپر مذکور حدیث میں صرف طواف کے ضمن میں پاکی کی صراحت ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بغیر طہارت کے سعی کی جاسکتی ہے (دیکھیے: الموسوعة الفقہیہ، کویت: ۱۳۰/۲۷-۱۳۲)۔

(ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی)

مرض سے شفایابی پر قربانی

س: ایک سوال کے جواب میں آپ نے لکھا ہے کہ عام حالات میں حلال جانوروں کو ذبح کرکے ان کا گوشت کھایا جاسکتا ہے اور بہ طور صدقہ اسے تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ پھر اس سے یہ استنباط کیا ہے کہ کسی مناسبت سے، مثلاً مرض سے شفایابی پر جانور ذبح کرکے اس کا گوشت صدقہ کیا جاسکتا ہے۔ یہ بات صحیح نہیں معلوم ہوتی۔

جانور ذبح کرکے اسے کھانے یا ذبح شدہ جانور کے گوشت کو بطور صدقہ تقسیم کرنے میں کوئی کلام نہیں، البتہ سوال یہ ہے کہ کسی مناسبت سے جانور کو بطور تقرب یا بغرض ثواب ذبح کرنا درست ہے یا نہیں؟ جیسا کہ یہ عام رواج بنتا جارہا ہے کہ کوئی شخص کسی جان لیوا حادثے سے بچ گیا تو اس کے بعد تقرب کی نیت سے وہ جانور ذبح کرتا ہے اور